مشن کی خدمت کی۔ وہ عالم اسلام میں، ''سفیر ونقیب ختم نبوت'' کے نام سے یاد کیے جاتے رہے، انھوں نے ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر عرب وعجم کی خاک چھانی، مشرق ومغرب کے طوفانی دورے کرکے خواب غفلت میں منہمک مسلمانوں کو بیدار کیا اور ختم نبوت پر آنچ نہیں آنے دی۔ حضرت مولانا منظور احمد صاحب ۱۹۳۱ء کو راجپوت خاندان میں پیدا ہوئے۔ چھٹی کلاس کے بعد اپنے علاقے کے مدرسہ ''آفتاب العلوم'' میں داخل ہوئے اور موقوف علیہ تک وہیں تعلیم حاصل کی اور ۱۹۴۹ء میں جامعہ خیر المدارس ملتان میں داخل ہوئے تاہم انھوں نے دورۂ کی تعلیم دار العلوم ٹنڈو الہ یار میں مکمل کی اور وقت کے اکابر علماء مولانا بدر عالم میرٹھی مولانا سید محمد یوسف بنوری، مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری اور مولانا احتشام الحق تھانوی رحمہم اللہ سے استفادہ کیا۔ ۱۹۵۲ء میں سرگودھا کے مدرسہ دار الھدیٰ میں تدریس کا آغاز کیا۔ ۱۹۵۳ء میں تحریک تحفظ ختم نبوت میں شمولیت کی وجہ سے اپنی تدریس برقرار نہ رکھ سکے اور تحفظ ختم نبوت کو اپنا مقصد حیات بنایا اور اسی سے ان کی زندگی عبارت رہی، وہ اپنی زندگی کا کوئی لمحہ تحفظ ختم نبوت کے بغیر نہیں گزارتے تھے۔ مسئلہ ختم نبوت کی وجہ سے ۲۰۰ مقدمات کی پاداش میں وہ کئی بار جیل میں گئے، ۲۷ ملکوں کا سفر کیا، قادیانیوں کے تین سربراہوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ ختم نبوت کے تحفظ کی راہ میں ہزاروں مصائب سہہ کر آخر تحفظ ختم نبوت کا یہ جان نثار عالم، اسلام کو سوگوار چھوڑ کر ۲۷ جون ۲۰۰۴ء کو آخرت کی طرف روانہ ہوگئے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمد صاحب رحمہ اللہ: گلشن اسلام کے ایک عظیم سپوت اور علوم نبوت کا ایک عظیم الشان ستارہ بھی آسمان علم سے غروب ہوا۔ حضرت مولانا نذیر احمد صاحب نے اس دنیائے آب وگل میں ۱۹۳۰ء کو قدم رکھا، جامعہ خیر المدارس ملتان سے دورۂ حدیث کی تکمیل کی، مختلف مدارس میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے پھر جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد کی بنیاد رکھی، وہ ایک کامیاب مدرس، مدبر منتظم اور جامع المعقول والمنقول عالم اور بڑے پائے کے شیخ الحدیث اور وفاق المدارس العربیہ کی مجلس عاملہ کے رکن تھے۔ موصوف نے زبان وبیان قلم وقرطاس کے ذریعے سے دین اسلام کی لازوال خدمت کی اور خاص کر علوم وفنون کا عظیم ادارہ جامعہ امدادیہ ان کی خدمات کا ایسا چشمۂ فیض ہے جس سے ہزاروں طالبان علوم ونبوت سیراب ہورہے ہیں اور یہی ان کے رفع درجات اور مغفرت کاملہ کے لیے کافی ہے۔ کاروان ایمان وعزیمت کے یہ سپاہی ۳ جولائی ۲۰۰۴ء کو دنیائے فانی سے کوچ کرگئے۔

حضرت مولانا عبدالحیٔ صاحب رحمہ اللہ: موصوف رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس اور مہتمم دار العلوم نواب شاہ مولانا محمد اکمل صاحب کے والد تھے۔ گذشتہ مئی ۲۰۰۴ء کو ۸۵ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا، موصوف حضرت مولانا حماد ھا اللہ لیجوی صاحب رحمہ اللہ سے بیعت تھے، نہایت متقی، پرہیزگار بزرگ، اندرون سندھ اور بیرونی سندھ ان کی قابل رشک خدمات ہیں، علالت طبع کے باوجود یومیہ ۱۰ پارے قرآن مجید تلاوت کرتے تھے۔ موصوف اس علالت سے جان بر نہ ہوسکے اور داعی اجل کو لبیک کہا۔

مسافرانِ آخرت کے پسماندگان ومتعلقین سے تعزیت: ادارۂ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تمام ذمہ داران، کارکنان اور عملہ، علماء کرام اور مشائخ عظام کی المناک رحلتوں کو امت اسلامیہ کا عظیم سانحہ قرار دیتے ہیں، ان کی مغفرت وبلندی درجات کے لیے دعا گو ہیں اور ان کے پسماندگان ومتعلقین کے دکھ درد اور غم واندوہ میں برابر کے شریک ہیں۔

☆☆☆